قال نذرت نذرا فی الجاھلیۃ فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما اسلمت فامرنی ان اوفی بنذری رواہ ابن ماجہ وعن کردم بن سفیان انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذر نذرہ فی الجاھلیۃ فقال لہ الوثن او لنصب قال لا ولکن للہ قال اوف للہ ما جعلت لہ انحر علی بوانۃ واوف بنذرک رواہ احمد قال الشوکانی وفی حدیث عمر دلیل علی انہ یجب الوفاء بالنذر من الکافر متی اسلم وقد ذھب الی ھذا البعض اصحاب الشافعی وعند الجمھور لا ینعقد النذر من الکافر وحدیث عمر حجۃ علیھم (نیل [illegible]) صورت مسئولہ میں اگر ہندو نے بت وغیرہ کے نام کی نذر مانی ہے یا اسکا قوی شبہ ہے تو ایسی مٹھائی مسجد والوں کو یا کسی مسلمان کو ہرگز نہیں کھانی چاہیئے اور اگر اللہ کے نام کی نذر مانی ہے تو اسکے کھانے میں شرعاً کوئی حرج و قباحت نہیں ہے جس طرح شرائط مخصوصہ کے ساتھ کافر کا ہدیہ اور عطیہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے ہدایا و تحائف قبول فرمالیا کرتے تھے۔

(۲) شئی موقوف کا ہبہ کرنا یا بیچنا جائز نہیں ہے عن ابن عمر ان عمر تصدق بمال لہ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یقال لہ ثمغ وکان نخلا فقال عمر یا رسول اللہ انی استفدت مالا وھو عندی نفیس فاردت ان اتصدق بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تصدق باصلہ لا یباع ولا یوھب ولا یورث ولکن ینفق ثمرہ (بخاری) الوقف لا یباع ولا یوھب ولا یورث (عالمگیری) صورت مسئولہ میں مہتمم مدرسہ۔ مدرسہ پر وقف شدہ زمین کو فروخت نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر وہ وقفی زمین مدرسہ کے حق میں بغیر فروخت کئے ہوئے بیکار ہو اور کسی طرح بغیر بیچے ہوئے مفید و کارآمد نہ ہوسکے تو فروخت کرنا جائز ہے۔ لیکن اس صورت میں وقف کرنے والا اپنی وقف کردہ زمین خود نہیں خرید سکتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باب وقف الدواب والکراع کے ماتحت حدیث ذیل ذکر کی ہے۔ عن ابن عمر ان عمر حمل علی فرس لہ فی سبیل اللہ اعطاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحمل علیھا فحمل علیھا رجلا فاخبر عمر انہ قد وقفھا یبیعھا فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبتاعھا فقال لا تبتعھا ولا ترجعن فی صدقتک۔

<u>سوال</u>:۔ اگر کسی شخص نے مسجد میں روشنی کے واسطے تیل کے لئے کچھ پیسے دیئے اور مسجد کے دوسرے مصرف میں صرف کرنے کی اجازت نہ دی لیکن مسجد کے متولی نے بجائے تیل کے، یہ پیسے مسجد کے لوٹوں پر صرف کردیئے۔ کیا شرعاً متولی مسجد کا یہ عمل جائز ہے؟ (عبدالرحیم از بھوپال)

<u>جواب</u>:۔ اگر تیل کے لئے ان پیسوں کی حاجت و ضرورت نہیں تھی اور لوٹوں کیلئے ضرورت تھی تو متولی کا یہ فعل جائز ہے۔ دینے والے کی تصریح اور شرط کا بلا ضرورت و مصلحت خلاف نہیں کرنا چاہیئے شرط الواقف یجب اتباعہ لقولھم شرط الواقف کنص الشارع کذا فی الاشباہ وغیرہ من کتب الفقہ۔ السابعۃ، شرط الواقف عدم الاستبدال فللقاضی الاستبدال اذا کان اصلح (الاشباہ والنظائر)